کلام: گوہرؔ جارچوی

نوحہ

ہم نہ بھولیں گے ہم نہ بھولیں گے
کربلا نہ بھولیں گے کربلا نہ بھولیں گے

رہبروں کی سر زمیں ہے انبیاءؑ کی رہ گزر
محوِ سجدہ ہے یہیں پر خانۂ کعبہ کا سر
سب کو ملتا ہے یہاں سے خلد کا زادِ سفر

یاد باقی ہے خدا کی کربلا کی یاد سے
دھوم ہے صلِ علیٰ کی کربلا کی یاد سے
سانس چلتی ہے وفا کی کربلا کی یاد سے

صاف گو بے باک ہیں کرتے ہیں یہ وعدہ حسینؑ
غم ہے سینے چاک ہیں کرتے ہیں یہ وعدہ حسینؑ
جن کے شجرے پاک ہیں کرتے ہیں یہ وعدہ حسینؑ

ساری دنیا کو سنائیں گے بیانِ کربلا
اپنے سینوں پر لکھیں گے داستانِ کربلا
ہم کبھی جھکنے نہیں دیں گے نشانِ کربلا

اپنی جانیں نذر کر دیں گے شہادت کے لئے
ڈھیر سجدوں کا لگا دیں گے حفاظت کے لئے
سر کے بَل آئیں گے ہم اِس کی زیارت کے لئے

کربلا تو قصر لا الہٰ کی بنیاد ہے
سیدِ سجادؑ کا خطبہ تو ہم کو یاد ہے
ماتمی سینوں میں اب بھی کربلا آباد ہے

خوں سے اِس کا نام لکھ دیں گے ہر اِک منظر میں ہم
فرش ماتم کا بچھا دیں گے زمانے بھر میں ہم
پھر عزاخانہ سجائیں گے خدا کے گھر میں ہم

خون میں ڈوبے ہوئے پیاسوں کے لاشے یاد ہیں
سہمے سہمے تشنہ لب معصوم بچے یاد ہیں
دشت میں جلتے ہوئے ویران خیمے یاد ہیں

آ رہی تھیں العطش کی جو صدائیں یاد ہیں
چھن گئیں تھیں جو سروں سے وہ ردائیں یاد ہیں
جو رسن بستہ تھیں وہ مجبور مائیں یاد ہیں

کربلا اے کربلا اے کربلا اے کربلا
حشر تک چلتا رہے گا یہ حسینی قافلہ
سن رہے ہیں آج بھی ہم لوگ ھل من کی صدا

المدد اے گوھرِ حق المدد شاہِ نجف
سائے میں آ کے علم کے ہم اُٹھاتے ہیں حلف
راستے سب موڑ دیں گے کربلا تیری طرف